65515-کیا تجارتی سامان کی قیمت خرید لگائی جائیگی یا قیمت فروخت ؟

سوال

کیا تجارتی سامان کی زکاۃ قیمت خرید کے حساب سے ادا کی جائیگی یا قیمت فروخت کے مطابق ؟

پسندیدہ جواب

سال کے آخر میں تجارتی سامان کی وہ قیمت لگائی جائیگی جس میں اس نے اسے فروخت کرنا ہے.

اور عدل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کی قیمت فروخت لگائی جائے گی جو کہ قیمت خرید سے کم بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ بھی، کیونکہ انسان نے سال کے آخر میں اپنے پاس موجودہ مال کی زکاۃ ادا کرنی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں کہتے ہیں :

"جس کے کی ملکیت میں تجارتی زمین ہو اور اس پر سال مکمل ہو جائے اور وہ نصاب تک پہنچتی ہو تو سال کے آخر میں اس زمین کی قیمت لگا کر اس کی زکاۃ نکالنا ہوگی، جو اس کی قیمت میں سے دس کا چوتھائی حصہ ہوگا" انتہی.

دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ (249/4).

الموسوعۃ الفقہیۃ میں ہے کہ :

تجارتی سامان میں تاجر کو اپنے سامان کی وہ قیمت نہیں لگانا ہوگی جو ایک مجبور شخص کے سامان کی فروخت کے وقت قیمت ہوتی ہے، بلکہ وہ قیمت لگائے گا جو ایک غیر مجبور شخص فروخت کرتے وقت اپنے سامان کی قیمت پاتا ہے" انتہی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (171/13).

تو اس میں ہے کہ سال کے آخر میں وہ قیمت فروخت لگائے گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" تجارتی لوگ جو زمین اور پراپرٹی خریدتے ہیں وہ غالبا اس تجارتی سامان میں قیمت کی زیادتی کا انتظار کرتے ہیں، اور سال کے آخر میں اس تجارتی سامان کی جو قیمت ہو وہ لگا کر اس میں سے دس کا چوتھائی حصہ زکاۃ ادا کی جائیگی... اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ ریٹ قیمت خرید کے برابر ہو یا نہ، اگر فرض کریں کہ ایک شخص نے ایک لاکھ میں زمین خریدی اور سال کے آخر میں اس کی قیمت دو لاکھ ہو گئی تو سال کے آخر میں دو لاکھ کی زکاۃ دینا واجب ہوگی.

اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو کہ اس نے ایک لاکھ کی خریدی تو سال کے آخر میں اس کی قیمت پچاس ہزار کے برابر ہو وہ صرف پچاس ہزار کی زکاۃ ہی ادا کرے گا؛ کیونکہ زکاۃ کے واجب ہونے کے وقت کی قیمت کا اعتبار ہے" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (205/18) (240/18) بھی دیکھیں.

مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا :

تجارتی بنیاد پر خریدی گئی اراضی کی زکاۃ کا حساب کس طرح ہو گا؛ آیا اس کی قیمت خرید کے مطابق یا کہ زکاۃ کی ادائیگی کے وقت جو قیمت ہو اس کے مطابق ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

" تجارتی غرض سے خریدی گئی اراضی تجارتی سامان میں شامل ہوتی ہے، اور شریعت اسلامیہ میں عام قاعدہ ہے کہ سال کے آخر میں تجارتی سامان کی قیمت لگائی جائیگی اور قیمت خرید کو مد نظر نہیں رکھا جائیگا، چاہے وہ قیمت خرید سے زیادہ ہو یا زکاۃ واجب ہونے کے وقت اس کی قیمت کم ہو چکی ہو، اور اس میں زکاۃ کی مقدار دس کا چوتھائی حصہ ہو گا، لہذا مثلا ایک ہزار ریال میں سے پچیس ریال زکاۃ ہو گی، اور اسی حساب سے باقی بھی" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (324/9).

اور مستقل کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی ہے کہ :

شرعی طریقہ یہ ہے کہ : اس کے پاس جو تجارتی سامان ہے سال کے آخر میں زکاۃ واجب ہونے کے وقت اس کی قیمت لگائی جائے، اور اس وقت قیمت خرید کو مد نظر نہیں رکھا جائیگا" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (319/9).

اور اس بنا پر جب تاجر ہول سیل یا پرچون فروخت کرتا ہو تو اپنے پاس موجود سامان کی وہ قیمت لگائے گا جس میں اس نے اسے فروخت کرنا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا :

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ زکاۃ وجوب ہونے کے وقت سامان کی قیمت کا اعتبار ہو گا، لیکن زکاۃ واجب ہونے کے وقت بھی سامان ہول سیل یا قسطوں میں فروخت کرنے کی بنا پر اس کی قیمت مختلف ہو گی، تو کیا ہم اس کی قیمت ہول سیل لگائیں یا پرچون ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

" اگر تاجر ہول سیل اشیاء فروخت کرتا ہے تو اسے وہ ہول سیل ریٹ شمار کرنا ہو گا، اور اگر وہ پرچون اشیاء فروخت کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی پرچون ریٹ کے مطابق شمار کرے گا" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (233/18).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (26236) کا جواب ضروری دیکھیں.

واللہ اعلم.